قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا
أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾
فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً
لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾
فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ
إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ
عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا
حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَ
هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾
ع 2/23 1 وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَ
السَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا
فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾

(31) ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: تمھارا کیا معاملہ ہے اور تمھارے ارادے کیا ہیں؟ (32) فرشتوں نے انھیں جواب دیتے ہوئے کہا: ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مجرم قوم کی طرف بھیجا ہے جو نہایت بدترین گناہ کرتی ہے۔ (33) تاکہ ہم ان پر سخت مٹی کے پتھر (کھنگر) برسائیں۔ (34) اے ابراہیم! جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں، جو اللہ کی حدوں کو پھلانگنے والے ان لوگوں پر برسائے جائیں گے جو کفر اور نافرمانیوں میں حد سے گزرنے والے ہیں۔ (35) چنانچہ قومِ لوط کی بستی میں جتنے ایمان والے تھے، انھیں ہم نے نکال لیا تاکہ مجرموں پر جو عذاب آنے والا ہے، وہ اس سے بچ جائیں۔ (36) اور ہمیں ان کی اس بستی میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہیں ملا۔ یہ لوط علیہ السلام کا گھرانہ تھا۔ (37) ہم نے قومِ لوط کی بستی میں عذاب کے نشانات چھوڑ دیے جو ان پر عذاب آنے کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں جو انھیں پہنچنے والے دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور وہ ان جیسے عمل نہ کریں تاکہ اس عذاب سے بچ جائیں۔ (38) دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے موسیٰ علیہ السلام میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔ جب ہم نے انھیں واضح دلائل دے کر فرعون کی طرف بھیجا۔ (39) تو فرعون نے اپنی قوت اور لشکر کے بل بوتے پر حق سے منہ پھیر لیا اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا: وہ جادوگر ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے یا دیوانہ ہے جو بغیر سوچے سمجھے بات کرتا ہے۔ (40) چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے سارے لشکر کو پکڑ لیا اور انھیں سمندر میں پھینک دیا تو وہ غرق ہو کر ہلاک ہو گئے اور فرعون جو کہ حق کو جھٹلاتا اور اپنے الٰہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، اس بنا پر وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔ (41) اور دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے ہود علیہ السلام کی قوم عاد میں بھی بہت بڑی نشانی ہے، جب ہم نے ان پر خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی جس میں بارش تھی نہ وہ درختوں کو بارآور کرنے (پھل لانے کے قابل بنانے) والی تھی۔ (42) وہ جس انسان یا مال وغیرہ پر سے گزرتی، اسے تباہ و برباد کر دیتی اور گلی سڑی ہڈی کی طرح چورا چورا کر دیتی۔ (43) اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود میں بھی بہت بڑی نشانی ہے اس شخص کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتا ہے، جب ان سے کہا گیا کہ تم اپنی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنی دنیاوی زندگی سے فائدہ اٹھا لو۔ (44) تب انھوں نے اپنے رب کے حکم کو حقارت سے نظرانداز کر دیا اور ایمان اور اطاعت سے تکبر کرتے ہوئے خود کو بہت اعلیٰ خیال کرنے لگے تو انھیں چیخ کے عذاب نے پکڑ لیا جبکہ وہ اس کے نازل ہونے کے منتظر تھے کیونکہ عذاب نازل ہونے سے تین دن پہلے انھیں دھمکی دی گئی تھی۔ (45) پھر وہ خود پر نازل ہونے والے عذاب سے اپنا بچاؤ کر سکے نہ وہ اسے روکنے کی قوت رکھتے تھے۔ (46) یقیناً ہم نے ان مذکورہ لوگوں سے پہلے قومِ نوح کو ڈبو کر ہلاک کیا۔ بلاشبہ وہ اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے لوگ تھے، اس لیے اس کی سزا کے حقدار ٹھہرے۔ (47) اور ہم نے آسمان بنایا اور اسے اپنی قوت سے نہایت ٹھوس بنایا اور بلاشبہ ہم اس کے اطراف کو وسعت دینے والے ہیں۔ (48) اور ہم نے زمین کو اس میں رہنے والوں کے لیے ہموار بنایا جیسے ان کا بچھونا ہو اور ہم بہترین بچھانے والے ہیں جب ہم نے اسے ان کے لیے بچھایا۔ (49) اور ہر چیز کا ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا، جیسے مذکر و مؤنث، آسمان و زمین اور خشکی و سمندر تاکہ تم اللہ کی توحید اور اس کی قدرت و طاقت کو یاد رکھو جس نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ (50) لہٰذا اللہ کے عذاب سے اس کے ثواب کی طرف دوڑو، اس کی اطاعت کر کے اور نافرمانی سے رک کر۔ اے لوگو! بلاشبہ میں تمھیں اس کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فوائد: ❀ ایمان کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا جھٹلانے والی امتوں کو تباہ کرنا، سب لوگوں کے لیے ایک سبق ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے خوف کا تقاضا یہ ہے کہ نیک عمل کر کے اس کی طرف بھاگ دوڑ کی جائے، نہ کہ اللہ تعالیٰ سے دور بھاگا جائے۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ
مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾
وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ
يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ
لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

3 ع 14 2

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾
فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ
يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

(51) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ جس کی تم اس کے سوا عبادت کرو۔ بلاشبہ میں تمھیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(52) جس طرح اہلِ مکہ نے جھٹلایا بالکل اسی طرح اگلی امتوں نے بھی جھٹلایا تھا، چنانچہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے جو بھی رسول آیا، انھوں نے اس کے بارے میں کہا: وہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

(53) کیا اُن اگلے کافروں نے اِن پچھلے کافروں کو رسولوں کو جھٹلانے کی وصیت کی تھی؟ نہیں، بلکہ ان کی سرکشی نے انھیں اس پر اکٹھا کر دیا ہے۔

(54) چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ ان جھٹلانے والوں سے منہ پھیر لیں۔ آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ آپ نے یقیناً انھیں وہ پیغام پہنچا دیا ہے جو آپ دے کر ان کی طرف بھیجے گئے۔

(55) آپ کا ان سے منہ پھیرنا آپ کو انھیں وعظ و نصیحت کرنے سے نہ روکے، لہٰذا آپ انھیں وعظ و نصیحت کرتے رہیں۔ بلاشبہ نصیحت اللہ پر ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

(56) میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ میں نے انھیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میرے شریک بنائیں۔

(57) میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ ان سے میری یہ چاہت ہے کہ وہ مجھے کھلائیں۔

(58) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کو روزی دیتا ہے، اس لیے سب کے سب اس کے رزق کے محتاج ہیں۔ وہ ایسا قوت والا زور آور ہے کہ کوئی چیز اس پر غالب نہیں آسکتی اور تمام جن اور انسان اس پاک ذات کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

(59) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جن لوگوں نے آپ کو جھٹلا کر خود پر ظلم کیا، ان کو بھی ان کے پہلے ساتھیوں کی طرح عذاب کا حصہ ملے گا۔ اس کے آنے کا ایک مقرر وقت ہے، لہٰذا وہ مجھ سے اس کے مقرر وقت سے پہلے اس کا جلد مطالبہ نہ کریں۔

(60) چنانچہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، ان کے لیے قیامت کے دن ہلاکت اور تباہی ہے جس میں ان پر عذاب نازل کرنے کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سورۃ الطور مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کو جھٹلانے والوں کے شبہات کا رد کرنے والے واضح دلائل اور پختہ بیانات۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کی قسم کھائی ہے جس پر اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ (2) اور اس کتاب کی قسم کھائی ہے جو لکھی ہوئی ہے۔ (3) ایک پھیلائے ہوئے کھلے ورق میں جیسے نازل کی ہوئی کتابیں ہیں۔ (4) اور اس گھر کی قسم کھائی جسے فرشتے آسمان میں اللہ کی عبادت کے ساتھ آباد رکھتے ہیں۔ (5) اور بلند و بالا آسمان کی قسم کھائی جو زمین کی چھت ہے۔ (6) اور اس سمندر کی قسم کھائی جو پانی سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ (7) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ہر صورت میں کافروں پر آ کر رہنے والا ہے۔ (8) کوئی ایسا نہیں جو ان سے عذاب ٹال سکے اور انھیں اس کے واقع ہونے سے بچا سکے۔ (9) جس دن آسمان زور سے حرکت کرے گا اور قیامت کی اطلاع دینے کے لیے تھرتھرائے گا۔ (10) اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر چلنے لگیں گے، اور چلتے ہی جائیں گے۔ (11) اس دن اس عذاب کے ذریعے جھٹلانے والوں کے لیے تباہی و بربادی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ کفر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔ (12) جو اپنے باطل میں ڈوبے کھیل کود کر رہے ہیں۔ دوبارہ اٹھائے جانے اور حشر نشر کی انھیں کوئی پروا نہیں۔ (13) جس دن وہ بڑی شدت اور سختی سے دھکے دے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ (14) اور انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا: یہی وہ آگ ہے جس سے تمھارے رسول جب تمھیں ڈراتے تھے تو تم اسے جھٹلا دیتے تھے۔

فوائد: ❀ وسائل، زمان و مکان اور رنگ و نسل کے مختلف ہونے کے باوجود سارے کافر مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ کے لیے گواہی کہ آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ ❀ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کی حکمت یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کو اس کے تمام ظاہری پہلوؤں کے ساتھ ہر حوالے سے ثابت کیا جائے۔ ❀ قیامت کے دن کائنات کی صورتِ حال بدل جائے گی۔

أَفَسِحْرٌ هٰذَآ أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا أَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ إِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾
مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ
أَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۖ كُلُّ امْرِئٍ ۢبِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾
وَأَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا
كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ
ع 1 28 3 نَدْعُوْهُ ۖ إِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ
رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَإِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾

(15) اب بتاؤ جو عذاب تم دیکھ رہے ہو، یہ جادو ہے؟ یا تم اسے دیکھتے ہی نہیں؟

(16) اس آگ کی گرمی کا مزہ چکھو اور اسے برداشت کرو، اس کی گرمی برداشت کرنے پر صبر کرو یا صبر نہ کرو، تمھارا صبر کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔ آج تمھیں فقط تمھارے اس کفر اور ان گناہوں کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جھٹلانے والوں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی تصدیق کرنے والے پرہیزگاروں کی جزا بھی ذکر کر دی، چنانچہ فرمایا:

(17) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں، وہ جنتوں اور ایسی عظیم نعمتوں میں ہوں گے جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

(18) اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے اور نکاح کی صورت میں جو نعمتیں انھیں دے رکھی ہیں، ان پر وہ خوش ہوں گے اور ان کا پاک رب انھیں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، چنانچہ وہ اپنی مطلوبہ نعمتیں پا کر اور پریشان کن امور سے بچ کر کامیاب ہوں گے۔

(19) ان سے کہا جائے گا: تمھارا جو جی چاہے بڑے مزے سے وہ کھاؤ پیو، تمھیں کھانے اور پینے سے کسی نقصان اور تکلیف کا کوئی ڈر نہیں۔ یہ تمھارے ان اچھے اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(20) وہ ایک دوسرے کے سامنے بچھے ہوئے سجے سجائے تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے اور ہم ان کے نکاح گوری گوری، موٹی آنکھوں والی عورتوں سے کر دیں گے۔

(21) جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ان کی پیروی میں ایمان لے آئی، ہم ان کی اولادوں کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے تاکہ ان سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، خواہ ان کے اعمال اس سطح تک نہ بھی پہنچتے ہوں اور ہم ان کے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ ہر انسان اپنے اپنے برے اعمال کے بدلے روکا ہوا ہوگا، کوئی دوسرا اس کے عمل کا کچھ بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (22) ہم ان اہلِ جنت کے لیے ہر طرح کے پھلوں کی فراوانی کر دیں گے اور ان کا من پسند ہر طرح کا گوشت انھیں وافر دیں گے۔

(23) وہ جنت میں ایک دوسرے سے شراب کے جام لیں گے جن کے پینے کے نتیجے میں کوئی بیہودہ باتیں اور گناہ نہ ہوگا جو دنیا میں شراب پینے کے بعد نشے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (24) اور ان کے ارد گرد ان کی خدمت پر مقرر کیے ہوئے غلام چل پھر رہے ہوں گے۔ ان کی جلد اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوگی گویا کہ وہ سیپ میں چھپائے ہوئے موتی ہوں۔ (25) بعض اہلِ جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں ایک دوسرے کے دنیا کے حالات کے بارے میں سوال کریں گے۔ (26) تو وہ ان کو جواب دیں گے: بلاشبہ ہم دنیا میں اپنے گھر والوں کے درمیان اللہ کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے۔ (27) پھر اللہ نے اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا اور ہمیں انتہائی گرم عذاب سے بچا لیا۔ (28) بلاشبہ ہم دنیا کی زندگی میں اس کی عبادت کیا کرتے اور اس سے دعا کرتے تھے کہ وہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے۔ بلاشبہ وہی احسان کرنے والا ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ کیے ہوئے وعدے میں سچا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہم پر اس کے احسان اور رحمت کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس نے ہمیں ایمان کی ہدایت دی اور ہمیں جنت میں داخل کیا اور آگ سے ہمیں دور کیا۔ (29) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ قرآن کے ساتھ نصیحت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس ایمان اور عقل سے نوازا ہے، اس وجہ سے آپ کاہن نہیں کہ جس کا جنوں میں سے کوئی موکل ہو اور نہ آپ دیوانے ہیں۔ (30) کیا یہ جھٹلانے والے کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) رسول نہیں بلکہ وہ شاعر ہیں جن کی موت کا ہم انتظار کر رہے ہیں تاکہ ہم ان سے آرام پا جائیں۔ (31) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم میری موت کا انتظار کرو اور میں اس عذاب کا انتظار کرتا ہوں جو مجھے جھٹلانے پر تمھیں ہوگا۔

فوائد: ❀ اعمال کی کمی بیشی کے باوجود ماں باپ اور اولاد کو ایک جگہ جمع کرنا ان سب کی عزت بڑھانے کے لیے ہے تاکہ ان کی خوشی کو چار چاند لگ جائیں۔

❀ آخرت کی شراب پینے سے کوئی ناخوشگوار صورت حال پیش نہیں آئے گی۔

❀ جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرتا رہا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے امن عطا کرے گا۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ
تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا
صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ
أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ
مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ
تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ
فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ
الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾
وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾
فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ
لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ
لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾
وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾ ع 2 21 4

(32) بلکہ کیا ان کی عقلیں انھیں یہ بات کہنے کا حکم دیتی ہیں کہ بلاشبہ آپ کاہن اور پاگل ہیں؟ چنانچہ وہ ایسی صفات کو جمع کرتے ہیں جو کسی بھی شخص میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں بلکہ وہ ہیں ہی حد سے بڑھ جانے والے لوگ، اس لیے شریعت اور عقل سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں۔

(33) کیا یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور آپ کی طرف اس کی وحی نہیں کی گئی؟ آپ ﷺ نے اسے گھڑا نہیں بلکہ وہ اس پر ایمان لانے سے تکبر کر رہے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے گھڑ لیا ہے۔

(34) اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن آپ ﷺ نے گھڑا ہے تو وہ بھی اس جیسی ایک بات ہی لے آئیں، چاہے گھڑی ہوئی ہی ہو۔

(35) کیا وہ اپنے کسی پیدا کرنے والے خالق کے بغیر پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟ کسی خالق کے بغیر مخلوق کا وجود ممکن نہیں اور نہ کوئی مخلوق خالق ہوسکتی ہے، پھر وہ اپنے خالق کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟

(36) کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا خالق ہے، اگر وہ اس کا یقین رکھتے تو ضرور اس کی توحید کا اقرار کرتے اور اس کے رسول پر ایمان لاتے۔

(37) کیا ان کے پاس آپ کے رب کے رزق کے خزانے ہیں کہ وہ جسے جو چاہیں دے دیں اور کیا ان کے پاس نبوت کا اختیار ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت عطا کر دیں اور جس سے چاہیں روک لیں؟ یا کیا وہ اپنی مرضی کے مطابق ردوبدل کرنے کا کلی اختیار رکھتے ہیں؟

(38) یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ آسمانوں میں اللہ کی وحی سنتے ہیں اور وہ وحی کرتا ہے کہ وہ حق پر ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان میں سے جس نے اس وحی کو سنا ہے، وہ روشن دلیل پیش کرے جو تمھارے اس دعوے کی تصدیق کرے کہ تم حق پر ہو۔

(39) یا کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تو سب بیٹیاں ہیں، جنھیں تم ناپسند کرتے ہو، اور تمھارے لیے بیٹے ہیں جنھیں تم پسند کرتے ہو؟ (40) یا اے رسول (ﷺ)! کیا آپ ان تک اپنے رب کا جو پیغام پہنچاتے ہیں، ان سے اس کی کوئی اجرت مانگتے ہیں؟ اور وہ اس وجہ سے ایسے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں جسے اٹھانے کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ (41) یا ان کے پاس علمِ غیب ہے اور وہ غیب کی باتوں سے آگاہ ہو کر انھیں لوگوں کے لیے لکھ لیتے ہیں اور ان میں سے جس کی چاہیں انھیں خبر دیتے ہیں؟ (42) یا کیا یہ جھٹلانے والے آپ کے ساتھ اور آپ کے دین کے ساتھ کوئی چالبازی کرنا چاہتے ہیں؟ پس آپ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کریں۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا، وہی چال میں پھنسنے والے ہیں نہ کہ آپ۔ (43) یا ان کا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود ہے؟ اللہ تعالیٰ بری اور پاک ہے ان شریکوں سے جنھیں وہ اس کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ ماضی میں کبھی ایسا تھا نہ حال میں اس کا کوئی تصور ہے۔ (44) اگر وہ آسمان سے گرتا ہوا کوئی ٹکڑا دیکھیں تو اس کے بارے میں کہیں گے: یہ تو معمول کا تہ بہ تہ بادل ہے اور وہ اس سے نصیحت پکڑیں گے نہ ایمان لائیں گے۔ (45) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! انھیں ان کی سرکشی اور انکار میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جاملیں جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا اور وہ ہے قیامت کا دن۔ (46) جس دن ان کا مکروفریب تھوڑا یا زیادہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ عذاب سے چھٹکارا پانے میں مدد کیے جائیں گے۔ (47) بلاشبہ جن لوگوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، ان کے لیے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں ایک عذاب ہے جو قتل اور قید کی صورت میں ہوگا اور برزخ میں قبر کا عذاب ہوگا لیکن ان کی اکثریت یہ نہیں جانتی، اس لیے وہ اپنے کفر پر قائم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے موقف کو باطل قرار دیا تو اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ ان کی پروا نہ کریں اور ان کے جھٹلانے پر صبر کریں، چنانچہ فرمایا: (48) اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کے فیصلے اور شرعی حکم تک انتظار کریں، بلاشبہ آپ ہماری نگاہوں اور حفاظت میں ہیں اور جب آپ اپنی نیند سے بیدار ہوں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ (49) اور رات کے وقت بھی اپنے رب کی تسبیح کریں اور اس کے لیے نماز پڑھیں اور جب صبح کی روشنی کے نمودار ہونے سے ستارے ڈوبنے لگیں تو اس وقت فجر کی نماز ادا کریں۔

فوائد: ❀ سرکشی گمراہی کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا اور خطرناک سبب ہے۔ ❀ دین کے حقائق ثابت کرنے کے لیے عقلی بحث ومباحثہ کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ عذابِ برزخ ثابت ہے۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ
مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا
كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ
نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾
تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ
1 ع 25 5 الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع

سورۃ النجم مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: وحی کی صداقت اور اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کو ثابت کرنا۔

تفسیر: (1) اللہ پاک نے قسم کھائی ستارے کی جب وہ گرے۔ (2) محمد رسول اللہ ﷺ ہدایت کی راہ سے ہٹے ہیں نہ بھٹکے ہیں، بلکہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔ (3) اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی میں اس قرآن کے ذریعے کلام نہیں کرتے۔ (4) یہ قرآن تو صرف وحی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے آپ ﷺ کی طرف بھیجا ہے۔ (5) آپ کو یہ (قرآن) نہایت مضبوط قوتوں والے فرشتے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے۔ (6) جبریل علیہ السلام نہایت خوبصورت شکل و صورت والے ہیں، چنانچہ وہ نبیٔ اکرم ﷺ کے سامنے اپنی اصلی شکل میں جس پر اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا، سیدھے کھڑے ہو گئے۔ (7) اور جبریل علیہ السلام آسمان کے بلند کناروں پر تھے۔ (8) پھر جبریل علیہ السلام نبیٔ اکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور مزید قریب ہوتے گئے۔ (9) حتی کہ آپ ﷺ سے ان کی قربت دو کمانوں کے برابر فاصلے جتنی یا اس سے بھی کم ہوگئی۔ (10) پھر جبریل علیہ السلام نے اللہ کے بندے محمد ﷺ کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔ (11) محمد ﷺ کے دل نے اسے نہیں جھٹلایا جو آپ کی آنکھ نے دیکھا۔ (12) سوائے مشرکو! کیا تم آپ سے اس کے بارے میں جھگڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کی رات دکھایا؟ (13) یقیناً محمد ﷺ نے ایک اور بار معراج کی رات جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا۔ (14) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور یہ ساتویں آسمان میں (بیری کا) بہت بڑا درخت ہے۔ (15) اسی درخت کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ (16) جب بیری کو اللہ کے حکم سے ایک عظیم چیز چھپا رہی تھی، جس کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (17) آپ ﷺ کی نگاہ دائیں بائیں ہوئی نہ اپنی حد سے آگے بڑھی۔ (18) یقیناً محمد ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب کی ایسی عظیم نشانیاں دیکھیں جو اس کی قدرت کی دلیل تھیں، چنانچہ آپ نے جنت اور دوزخ وغیرہ کو دیکھا۔ (19) اے مشرکو! تم مجھے ان بتوں کی خبر دو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، یعنی لات اور عُزّیٰ کی۔ (20) تمھارے ان بتوں میں سے تیسرا مَنات ہے۔ مجھے بتاؤ کیا یہ (سب) تمھارے لیے کسی نفع یا نقصان کے مالک ہیں؟ (21) اے مشرکو! کیا تمھارے لیے لڑکا ہے جسے تم پسند کرتے ہو اور اس پاک رب کے لیے لڑکی ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو؟ (22) یہ تقسیم جو تم نے اپنی مرضی سے کر لی ہے، یقیناً ایک ظالمانہ تقسیم ہے۔ (23) یہ بت صرف نام ہیں جو حقیقت سے خالی ہیں، ان میں الوہیت (معبود ہونے) کی کوئی صفت نہیں، یہ نام تم نے اور تمھارے باپ دادا نے خود ہی رکھ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ مشرکین اپنے عقیدے میں صرف گمان اور ان نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں جو شیطان نے ان کے دلوں میں سجا دی ہیں۔ یقیناً ان کے پاس ان کے نبی ﷺ کی زبانی ان کے رب کی ہدایت آئی مگر انھوں نے اس سے ہدایت نہ پائی۔ (24) کیا انسان اللہ کے ہاں بتوں کی جس شفاعت کی آرزو کرتا ہے، وہ اسے میسر ہوگی؟ (25) نہیں، اس کو وہ نہیں ملے گا جس کی وہ آرزو کرے۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جہان بھی اور یہ جہان بھی۔ وہ ان میں سے جو چاہے دے اور جو چاہے روکے۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا کمال ادب ہے کہ ساتویں آسمان میں بھی آپ کی نظر نہیں بہکی۔

❀ یہ مشرکوں کی کم عقلی اور بے وقوفی ہے کہ انھوں نے ایسی چیز کی عبادت کی جو نقصان دے سکتی ہے نہ نفع اور انھوں نے اللہ کی طرف ان بیٹیوں کی نسبت کی جنھیں وہ ناپسند کرتے ہیں اور اپنے لیے ان بیٹوں کو منتخب کیا جو انھیں پسند ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ
بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ڏ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ
اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا ع 2/7/6
اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ
بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓي ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾

(26) بہت سے فرشتے آسمانوں میں ایسے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے گی اگر وہ کسی کی سفارش کرنا چاہیں گے مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ ان میں سے جسے چاہے اس آدمی کی سفارش کی اجازت دے دے جس کی سفارش کیے جانے پر وہ راضی ہو، چنانچہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے ہرگز سفارش کرنے کی اجازت نہیں دے گا اور نہ کبھی ایسے شخص کی سفارش کیے جانے پر راضی ہوگا جو اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتا تھا۔

(27) بلاشبہ جو آخرت میں دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے، یقیناً وہ فرشتوں کے لڑکیوں والے نام رکھتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس ہرزہ سرائی سے بہت بلند و برتر اور بڑا ہے۔

(28) ان کے پاس ان کے لڑکیوں والے نام رکھنے کی کوئی پکی علمی دلیل نہیں، وہ صرف اٹکل پچو اور وہم کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور بلاشبہ وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا کہ وہ حق کا قائم مقام بن سکے۔

(29) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس شخص سے منہ پھیر لیں جس نے اللہ کے ذکر سے منہ پھیر لیا اور اس کی پروا نہ کی اور وہ صرف دنیا کی زندگی طلب کرتا ہے اور اپنی آخرت کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ وہ اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔

(30) یہ بات جو یہ مشرک کہتے ہیں، یعنی فرشتوں کو لڑکیوں والے نام دیتے ہیں، تو ان کے علم کی یہی انتہا ہے کیونکہ وہ جاہل ہیں، یقین تک پہنچے ہی نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو حق کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے پر چلتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(31) اکیلے اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسی کے لیے ہے جو کچھ زمین میں ہے۔ ان سب کا مالک و خالق اور تدبیر کرنے والا وہی ہے تاکہ وہ دنیا میں برے عمل کرنے والوں کو وہ عذاب دے جس کے وہ حق دار ہیں اور جن اہل ایمان نے اچھے عمل کیے، انھیں جنت کی صورت میں بدلہ دے۔

(32) وہ جو کبیرہ گناہوں اور بدترین نافرمانیوں سے دور رہتے ہیں، سوائے چھوٹے گناہوں کے، انھیں کبیرہ گناہوں کے چھوڑنے اور زیادہ اطاعت کے کام کرنے ہی پر معاف کر دیا جائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب بہت زیادہ بخشش والا ہے جو اپنے بندوں کے گناہ بخش دیتا ہے جب بھی وہ ان سے توبہ کریں۔ وہ پاک رب تمھارے حالات اور معاملات خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں حمل کی صورت میں مختلف مرحلوں میں پیدا کیے جاتے ہو۔ ان تمام امور میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں، لہٰذا خود اپنی پرہیزگاری کے چرچے کر کے اپنی تعریف نہ کرو۔ وہ پاک رب خوب جانتا ہے کہ اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر کون اس سے ڈرتا ہے۔

(33) کیا آپ نے اس شخص کی بدحالی دیکھی جس نے اسلام کے قریب ہونے کے بعد اس سے منہ پھیر لیا۔ (34) اور اس نے تھوڑا سا مال دیا، پھر روک لیا کیونکہ کنجوسی اس کی فطرت ہے اور وہ اس کے باوجود اپنی پاکدامنی کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔ (35) کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (غیبی امور کو) دیکھتا اور غیب کی باتیں بیان کرتا ہے؟ (36) کیا وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ یا اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے اس شخص کو اس کی خبر نہیں دی گئی جو پہلے صحیفوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارے۔ (37) اور جو ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے جس نے ہر وہ ذمے داری بخوبی ادا کی جس کا اس کے رب نے اسے ذمہ دار ٹھہرایا۔ (38) یہ کہ کوئی انسان کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھائے گا۔ (39) اور یہ کہ ہر انسان کو صرف اس کے اسی عمل کا ثواب ملے گا جو اس نے کیا۔

فوائد: ❀ روزِ قیامت سفارش کی دو شرطیں ہیں: سفارش کرنے والے کو اجازت ملے اور جس کی سفارش کی جا رہی ہے، اس سے اللہ راضی ہو۔

❀ گناہوں کی تقسیم کا بیان کہ کچھ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کچھ بڑے۔

❀ بغیر علم کے کسی بات کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا نہایت سنگین گناہ ہے۔

❀ اپنے پاک صاف ہونے کا دعویٰ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ
رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَ
أَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِنْ نُطْفَةٍ
إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَ
أَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾
وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ
وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ
الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا
الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنْتُمْ
ع 3 30 7 سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿٦٢﴾ السجدة 13

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا
سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾

(40) اور یہ کہ اس کا عمل قیامت کے دن اسے صاف صاف سرِعام دکھائی دے گا۔ (41) پھر بغیر کسی کمی کے اسے اس کے عمل کی پوری پوری جزا دی جائے گی۔ (42) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ بندوں کو موت کے بعد آپ کے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ (43) بلاشبہ وہ جسے چاہے، اسے خوش کر کے ہنساتا ہے اور جسے چاہے غمزدہ کر کے رلاتا ہے۔ (44) بے شک وہی زندوں کو دنیا میں مارتا ہے اور مُردوں کو اٹھا کر زندہ کرے گا۔

(45) اور یہ کہ اسی نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نر اور مادہ۔

(46) نطفے سے جبکہ وہ رِحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔

(47) اور یہ کہ اسی کے ذمے ان دونوں کی موت کے بعد دوبارہ اٹھانے کے لیے انھیں پیدا کرنا ہے۔

(48) اور یہ کہ اس نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا، مال کا مالک بنا کر دولتمند اور بے نیاز کر دیا اور وہ مال دیا جسے لوگ بطورِ سرمایہ اکٹھا کرتے ہیں۔

(49) اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا رب ہے جس کی بعض مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔

(50) اور یہ کہ اسی نے پہلے قوم عاد کو ہلاک کیا جب انھوں نے اپنے کفر پر اصرار کیا، اور اس سے مراد ہود علیہ السلام کی قوم ہے۔

(51) اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو ہلاک کیا اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ چھوڑا۔

(52) اور عاد اور ثمود سے پہلے قومِ نوح کو ہلاک کیا۔ بلاشبہ قومِ نوح بڑی ظالم اور عاد و ثمود سے بھی بڑھ کر سرکش تھی کیونکہ نوح علیہ السلام ان میں نو سو پچاس سال رہے اور انھیں دعوتِ توحید دیتے رہے مگر انھوں نے اسے قبول نہ کیا۔

(53) اور قومِ لوط کی بستیوں کو اس نے آسمان کی طرف اٹھایا، پھر انھیں پلٹا کر زمین پر دے مارا۔

(54) انھیں آسمان کی طرف اٹھانے اور زمین پر دے مارنے کے بعد جن پتھروں نے انھیں ڈھانپا، سو ڈھانپا اور وہ (پتھر) انھیں لگے۔

(55) اے انسان! تو اپنے رب کی قدرت کی دلیل بننے والی کون کون سی آیات کے ساتھ کٹ حجتی کرے گا اور ان سے نصیحت حاصل نہیں کرے گا؟

(56) یہ رسول ﷺ جو تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں، یہ پہلے رسولوں ہی کی قسم سے ہیں۔

(57) قریب آنے والی قیامت بالکل قریب آ گئی ہے۔

(58) اسے کوئی روکنے والا نہیں روک سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی خبر رکھنے والا اس کی خبر رکھتا ہے۔ (59) کیا پھر یہ قرآن جو تم پر پڑھا جاتا ہے، تم اس کے اللہ کی طرف سے ہونے پر حیران ہوتے ہو؟ (60) اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اس پر ہنستے ہو اور اس کی نصیحتیں سن کر روتے نہیں ہو؟ (61) اور تم اس سے غافل ہو، تمھیں اس کی ذرا پروا نہیں؟ (62) اب اللہ ہی کو سجدہ کرو اور خالص ہو کر اسی کی عبادت کرو۔

سورۃ القمر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قرآن کو آسان کر دینے کی نعمت کے ذریعے اور آیات اور ڈراووں کے ساتھ نصیحت اور یاددہانی۔

تفسیر: (1) قیامت کا آنا قریب ہے اور چاند نبیٔ اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا پھٹنا آپ ﷺ کے ان معجزات میں سے ہے جنھیں محسوس کیا جا سکتا ہے۔

(2) یہ مشرک اگر نبیٔ اکرم ﷺ کی سچائی کی کوئی دلیل اور معجزہ دیکھتے ہیں تو اسے قبول کرنے سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: جو دلائل اور معجزات ہم نے دیکھے ہیں، وہ باطل جادو ہے۔

(3) انھوں نے اس حق کو جھٹلا دیا جو ان کے پاس آیا اور جھٹلانے میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر معاملہ، اچھا ہو یا برا، وہ قیامت کے دن اس پر واقع ہو کر رہے گا جو اس کا مستحق ہے۔

فوائد: ❀ قرآن سے متاثر نہ ہونا خطرے کی گھنٹی ہے۔ ❀ خواہشاتِ نفس کی پیروی کے دنیا و آخرت میں خطرناک نتائج ہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌۙ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا
تُغْنِ النُّذُرُۙ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍۙ ﴿٦﴾
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌۙ ﴿٧﴾
مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ۖ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ۚ
وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ۙ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ
كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ
عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ۙ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ۧ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ (ع 1 22 8)
فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾

(4) اور یقیناً ان کے پاس ان پہلی امتوں کی جنھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ہلاک کیا، وہ خبریں آ چکی ہیں جو ان لوگوں کو ان کے کفر اور ظلم سے روکنے کے لیے کافی تھیں۔ (5) اور جو چیز ان کے پاس آئی، وہ کامل حکمت ہے تاکہ ان پر حجت قائم ہو مگر یہ دھمکیاں اور ڈراوے اس قوم کو کوئی نفع نہیں دیتے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتی۔ (6) اے رسول (ﷺ)! پھر اگر وہ ہدایت نہ پائیں تو انھیں چھوڑ دیں اور اس دن کے انتظار میں ان سے منہ پھیر لیں جس دن صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ ایک نہایت پریشان کن اور خوفناک امر کی طرف بلائے گا جس جیسی چیز سے مخلوق کو اس سے پہلے واسطہ نہیں پڑا ہوگا۔ (7) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، وہ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ اپنے حساب گاہ کی طرف دوڑ کر جانے میں پھیلا ہوا ٹِڈی دَل ہے۔ (8) اس میدان کی طرف بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے: یہ دن تو اپنی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے بہت سخت ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ہمارے رسول اکرم ﷺ کی دعوت سے منہ پھیرنے کا ذکر کیا تو آپ کی تسلی کے لیے آپ کو یہ بھی بتا دیا کہ پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا، چنانچہ فرمایا:

(9) اے رسول (ﷺ)! آپ کی دعوت کو جھٹلانے والے ان لوگوں سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا۔ جب ہم نے اپنے بندے نوح علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا تو انھوں نے اسے جھٹلایا اور اس کے بارے میں کہا: یہ دیوانہ ہے اور جب وہ انھیں دعوت دینے سے باز نہ آئے تو انھیں طرح طرح سے برا بھلا کہا اور دھمکیاں دے کر ان کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا۔ (10) پھر نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے یوں دعا کی: بلاشبہ میری قوم مجھ پر غالب آ گئی ہے اور انھوں نے میری بات نہیں مانی، اب تو ان پر عذاب نازل کر کے ان سے بدلہ لے۔ (11) تب ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے اور لگاتار موسلا دھار بارش برسائی۔ (12) اور ہم نے زمین کو پھاڑ دیا اور اس میں سے چشمے پھوٹ نکلے، پھر اللہ کے اس فیصلے کے مطابق جو اس نے ازل سے طے کیا تھا، آسمان سے نازل ہونے والا پانی زمین سے نکلنے والے پانی کے ساتھ مل گیا تو اس نے ان سب کو ڈبو دیا سوائے ان کے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بچا یا۔ (13) پھر ہم نے نوح علیہ السلام کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کیا اور انھیں اور ان کے ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ (14) یہ کشتی پانی کی طوفانی موجوں میں ہماری آنکھوں کے سامنے بحفاظت چل رہی تھی۔ یہ طوفان نوح علیہ السلام کا بدلہ لینے کے لیے تھا جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا اور جو وہ اللہ کی طرف سے ان کے پاس لائے تھے، اس کا انکار کیا۔ (15) اور ہم نے جو سزا انھیں دی، اسے عبرت ونصیحت بنا چھوڑا۔ تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا جو اس سے عبرت پکڑے؟ (16) پھر جھٹلانے والوں کے لیے میرا عذاب کیسا تھا اور انھیں ہلاک کر کے میرا ڈرانا کیسا تھا؟ (17) یقیناً ہم نے وعظ ونصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کو آسان بنایا ہے تو کیا ہے کوئی اس کی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھنے والا؟ (18) قومِ عاد نے اپنے نبی ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو اے اہل مکہ! تم غور کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا رہا؟ اور میرا ان کے اس عذاب کے ساتھ دوسروں کو ڈرانا کیسا رہا؟ (19) ہم نے ان پر ایک نہایت برے اور منحوس دن میں سخت ٹھنڈی آندھی بھیجی جو ان کے جہنم میں داخل ہونے تک ان پر چلتی رہی۔ (20) جو لوگوں کو زمین سے اٹھا اٹھا کر ان کے سروں کے بل پٹختی تھی گویا کہ وہ کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہوں۔ (21) لہٰذا اے اہلِ مکہ! تم غور وفکر کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا تھا؟ اور ان کے عذاب کے ذریعے سے میرا دوسروں کو ڈرانا اور خبردار کرنا کیسا رہا؟ (22) یقیناً ہم نے قرآن کو وعظ ونصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی اس کی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھنے والا؟ (23) قومِ ثمود نے اس چیز (حق) کو جھٹلا دیا جس کے ساتھ ان کے رسول صالح علیہ السلام نے انھیں ڈرایا۔ (24) چنانچہ انھوں نے اُسے ناپسند کرتے ہوئے کہا: کیا ہم ایسے بشر کی پیروی کریں جو ہم ہی میں سے ایک ہے؟ بلاشبہ اگر ہم نے اس حالت میں اس کی پیروی کی تو یقیناً ہم راہِ راست سے دور ہٹ جائیں گے اور بہت زیادہ سختی اور عذاب میں پڑ جائیں گے۔

فوائد: ❀ سابقہ امتوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل نہ کرنا کافروں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ❀ کفر پر اڑے ہوئے ضدی کافر کے لیے بددعا کرنا جائز ہے۔ ❀ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ حفظ کرنے اور وعظ ونصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید کو آسان کر دیا گیا ہے۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝٢٥ سَيَعْلَمُوْنَ
غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝٢٦ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝٢٧ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ
كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝٢٨ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝٢٩
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٠ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝٣١ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٣٢ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۝٣٣ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝٣٤ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝٣٥ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ ۝٣٦ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٧ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣٨ فَذُوْقُوْا
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٩ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
2 ع 18 9 مُّدَّكِرٍ ۝٤٠ ع وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٤٢ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ
اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝٤٤

(25) کیا ہم سب کو چھوڑ کر، صرف اس پر وحی نازل کی گئی ہے جبکہ وہ اکیلا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ جھوٹا مغرور انسان ہے۔ (26) وہ بہت جلد قیامت کے دن جان لیں گے کہ جھوٹا مغرور کون ہے؟ صالح علیہ السلام یا وہ خود؟ (27) اے صالح! بلاشبہ ہم چٹان سے اونٹنی نکالنے والے اور اسے ان کی آزمائش کے لیے بھیجنے والے ہیں، لہٰذا آپ انتظار کریں اور دیکھیں کہ وہ اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور ان کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں پر صبر کریں۔ (28) اور انھیں بتا دیں کہ ان کے کنویں کا پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک دن اونٹنی کے لیے ہوگا اور ایک دن ان کے لیے۔ ہر حصے والا اپنے مخصوص باری والے دن اکیلا ہی کنویں پر آئے گا۔ (29) تب انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو بلایا تاکہ وہ اونٹنی کو قتل کر دے، چنانچہ اس نے قوم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تلوار پکڑی اور اسے قتل کر دیا۔ (30) لہٰذا اے اہلِ مکہ! تم غور کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا رہا؟ اور ان کے عذاب کے ساتھ میرا دوسروں کو ڈرانا کیسا تھا؟ (31) بلاشبہ ہم نے ان پر ایک زوردار چیخ بھیجی تو اس نے انھیں ہلاک کر دیا، پھر وہ ان خشک سرکنڈوں کی طرح ہو گئے جن سے باڑ بنانے والا اپنی بکریوں کے لیے باڑ بناتا ہے۔ (32) اور یقیناً ہم نے قرآن کو سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی اس میں موجود سبق سکھانے والے واقعات اور نصیحتوں سے عبرت حاصل کرنے والا؟ (33) قومِ لوط نے بھی اس چیز (حق) کو جھٹلایا جس سے ان کے رسول لوط علیہ السلام نے انھیں ڈرایا۔ (34) بلاشبہ ہم نے ان پر شدید ہوا بھیجی جو ان پر پتھر برساتی تھی، سوائے لوط علیہ السلام کی آل کے، ان پر عذاب نہیں آیا۔ یقیناً ہم نے انھیں اس سے بچا لیا، جب وہ عذاب آنے سے پہلے رات کے آخری پہر انھیں لے کر نکل گئے۔ (35) انھیں عذاب سے بچا لینا ہمارا ان پر احسان تھا۔ جس طرح کی جزا ہم نے لوط علیہ السلام کو دی، اسی طرح کی جزا ہم ہر اس شخص کو دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے۔ (36) یقیناً لوط علیہ السلام نے انھیں ہمارے عذاب سے ڈرایا مگر انھوں نے ان کے ڈرانے پر جھگڑا کیا اور ان کو جھٹلایا۔ (37) یقیناً لوط علیہ السلام کی قوم نے ان سے یہ بات منوانے کی پوری کوشش کی کہ وہ ان کے اور اپنے مہمانوں کے درمیان سے ہٹ جائیں تاکہ وہ بے حیائی کا کام کریں، چنانچہ ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور وہ انھیں دیکھ ہی نہ سکے اور ہم نے ان سے کہا: تم میرا عذاب اور تمھیں میرے ڈرانے کا انجام چکھو۔ (38) یقیناً ان کے پاس صبح کے وقت عذاب آ گیا جو ان کے ساتھ مسلسل رہے گا حتی کہ وہ آخرت میں آئیں گے تو ان پر آخرت کا عذاب آ جائے گا۔ (39) اور اُن سے کہا گیا: میرا عذاب چکھو جو میں نے تم پر نازل کیا ہے اور لوط علیہ السلام نے تمھیں جو ڈرایا تھا، اس (سے نہ ڈرنے) کا نتیجہ بھی دیکھ لو۔ (40) یقیناً ہم نے قرآن کو سیکھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنایا ہے تو کیا کوئی ہے جو اس میں بیان کی گئی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھے؟ (41) یقیناً آلِ فرعون کے پاس موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی زبانی ہماری طرف سے تنبیہ آئی۔ (42) انھوں نے وہ دلائل اور معجزات جھٹلا دیے جو ان کے پاس ہماری طرف سے آئے تو ہم نے ان کے جھٹلانے پر انھیں ایسے غالب کی طرح سخت سزا دی جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور ایسے بااختیار کی طرح جو کسی چیز سے عاجز نہیں ہوتا۔ (43) اے مکہ والو! کیا تمھارے کافر ان مذکورہ بالا کافروں سے بہتر ہیں، یعنی قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط، فرعون اور اس کی قوم سے یا تمھیں اللہ کے عذاب سے چھوٹ مل گئی ہے کہ آسمانی کتابوں میں یہ معافی نامہ آیا ہے؟ (44) بلکہ کیا مکہ کے یہ کافر کہتے ہیں: ہمارے ساتھ جو بھی برائی کا ارادہ کرے اور ہماری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو ہم اس پر غلبہ پانے والی جماعت ہیں۔

فوائد: ❀ براہ راست گناہ کرنے والوں اور اس میں تعاون کرنے والوں سب پر عذاب آتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا، عذاب سے بچنے کا سبب ہے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
أَدْهٰى وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ (وقف لازم)
فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ
بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا
أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ
كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ (ع 3 15 10)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيْمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا
لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ
ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

(45) عنقریب ان کافروں کے لشکر شکست کھا جائیں گے اور مومنوں کے سامنے دم دبا کر بھاگیں گے اور یقیناً ایسا بدر کے روز ہوا۔ (46) بلکہ جس قیامت کو یہ جھٹلاتے ہیں، وہ ان کے وعدے کا وقت ہے جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔ قیامت اس عذاب سے بھی بڑی اور سخت ہے جو دنیا میں انھیں بدر کے روز ملا۔ (47) بلاشبہ کفر اور گناہ کرنے والے مجرم حق سے دور گمراہی، عذاب اور مصیبت میں ہیں۔ (48) جس دن وہ اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: آگ کا عذاب چکھو۔ (49) بلاشبہ ہم نے کائنات کی ہر چیز کو اپنی پہلے سے طے شدہ تقدیر کے ساتھ اور اپنے علم اور اپنی مشیت و ارادے کے مطابق اور جو کچھ ہم نے لوح محفوظ میں پہلے سے لکھ رکھا ہے، اس کے موافق پیدا کیا۔ (50) اور ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا حکم بس یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک کلمہ کہتے ہیں، اور وہ ہے ''کُن'' ہو جا اور جو ہم چاہتے ہیں، وہ پلک جھپکنے کی طرح تیزی سے ہو جاتا ہے۔ (51) یقیناً ہم نے سابقہ امتوں میں تمھاری طرح کے کافروں کو ہلاک کیا تو کیا کوئی عبرت پکڑنے والا ہے جو اس سے عبرت پکڑے اور اپنے کفر سے رک جائے؟ (52) ہر کام جو بندے کرتے ہیں، وہ نگران فرشتوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اس میں سے کوئی چیز ان سے نہیں چھوٹتی۔ (53) اور ہر چھوٹا اور بڑا عمل اور قول، اعمال کے صحیفوں اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور انھیں ضرور اس کی جزا دی جائے گی۔ (54) بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرنے والے جنتوں میں خوش و خرم ہوں گے اور جاری نہروں کے درمیان ہوں گے۔ (55) حق کی مجلس میں، جہاں کوئی فضول بات ہوگی نہ گناہ۔ وہ ایسے بادشاہ کے پاس ہوں گے جو ہر چیز کا مالک ہے اور ایسا قدرت والا ہے کہ کسی چیز سے عاجز نہیں، لہٰذا آپ ان ہمیشہ کی نعمتوں کا تو پوچھیے ہی نہ جو انھیں اس کی طرف سے ملیں گی۔

سورۂ رحمٰن مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جنوں اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں اور دنیا و آخرت میں اس کی رحمت کے نمایاں اثرات کے ذریعے سے نصیحت کرنا۔

تفسیر: (1) الرحمٰن کا مطلب ہے: نہایت وسیع رحمت والا۔ (2) اس نے قرآن کو یاد کرنا آسان بنا کر اور اس کے معانی کو سمجھنا آسان کر کے لوگوں کو قرآن سکھایا۔ (3) اس نے انسان کو صحیح اور درست پیدا کیا اور اس کی شکل و صورت نہایت خوبصورت بنائی۔ (4) اس نے اسے سکھایا کہ وہ بول کر اور لکھ کر کس طرح اپنے دل کی بات بیان کرے۔ (5) اس نے سورج اور چاند دونوں کی حرکت مقرر کی، وہ دونوں ایک مضبوط نظام کے تحت چل رہے ہیں تاکہ لوگوں کو سالوں اور حساب کی گنتی معلوم ہو۔ (6) اور وہ نباتات جن کے تنے نہیں ہیں اور درخت بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔ (7) اور اس نے آسمان کو زمین کے اوپر اس کے لیے بطور چھت بلند کیا اور اس نے زمین میں عدل قائم کیا اور اس کا اپنے بندوں کو بھی حکم دیا ہے۔ (8) اس نے عدل قائم کیا تاکہ اے لوگو! تم ظلم نہ کرو اور ناپ تول میں ڈنڈی نہ مارو۔ (9) اور تم آپس میں انصاف کے ساتھ وزن ٹھیک رکھو اور جب تم کسی دوسرے کو وزن کر کے یا ناپ کر دو تو وزن اور ناپ میں کمی نہ کرو۔ (10) اس نے زمین بچھائی جو مخلوق کے قیام پذیر ہونے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (11) اس میں درخت ہیں جو پھل دیتے ہیں اور اس میں خوشوں والے کھجور کے درخت ہیں جن خوشوں میں کھجوریں لگتی ہیں۔ (12) اس میں بھُس والے دانے ہیں جیسے گندم اور جو، اور اس میں نباتات ہیں جن کی خوشبو تمھیں بھلی لگتی ہے۔ (13) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

فوائد: ❀ قرآن مجید کا معرکۂ بدر سے پہلے بدر کے دن مشرکین کی شکست کی خبر دینا غیب کی خبر دینے سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن کی سچائی کی دلیل ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔ ❀ چھوٹے اور بڑے تمام عمل اعمال ناموں میں درج ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ رحمٰن کا اپنی نعمتوں کے تذکرے کا آغاز قرآن مجید سے کرنا قرآن مجید کے شرف کی دلیل ہے اور اللہ کی طرف سے مخلوق پر اس کے عظیم احسان کی علامت ہے۔ ❀ اسلام میں عدل و انصاف کا مرتبہ بہت زیادہ ہے۔ ❀ اللہ کی نعمتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ان سے آگاہی حاصل کریں اور ان کا شکر بجا لائیں، نہ کہ انھیں جھٹلائیں اور ان کی ناشکری کریں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ
مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ
رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾
النصف
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
ع 1 25 11
تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾
سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾

(14) اس نے آدم علیہ السلام کو خشک مٹی سے پیدا کیا جس کی آواز سنائی دیتی تھی جیسے پکی ہوئی مٹی ہو۔

(15) اور جنوں کے باپ کو اس شعلے سے پیدا کیا جس میں دھویں کی آمیزش نہیں تھی۔

(16) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(17) وہ رب ہے سردیوں اور گرمیوں کے حساب سے سورج کے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا۔

(18) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

(19) اللہ تعالیٰ نے نمکین اور میٹھے دو سمندروں کو اکٹھا کر دیا ہے جو آنکھوں کے دیکھنے کے اعتبار سے باہم ملتے ہیں۔

(20) ان دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے جو انھیں ایک دوسرے کی حد سے نہیں بڑھنے دیتی تاکہ میٹھا، میٹھا رہے اور نمکین، نمکین رہے۔

(21) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(22) ان دونوں طرح کے سمندروں سے چھوٹے بڑے موتی نکلتے ہیں۔

(23) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(24) اور صرف اسی اکیلے اللہ پاک کے قبضے میں سمندروں میں چلنے والے وہ جہاز اور کشتیاں ہیں جو پہاڑوں کی مانند ہیں۔

(25) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(26) زمین کے اوپر موجود ہر مخلوق ضرور ہلاک ہونے والی ہے۔

(27) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! صرف آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو بڑی عظمت والی اور اپنے بندوں پر فضل و احسان کرنے والی ہے، چنانچہ اسے کبھی فنا نہیں ہونا۔

(28) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(29) آسمانوں میں موجود سارے فرشتے اور زمین کے تمام جنات اور انسان اسی سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں۔ ہر وقت وہ اپنے بندوں کی زندگی، موت اور رزق وغیرہ کے کسی نہ کسی معاملے میں مصروف ہوتا ہے۔ (30) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (31) اے جنوں اور انسانو! ہم بہت جلد تمھارا حساب لینے کے لیے فارغ ہوں گے، چنانچہ ہر ایک جس ثواب یا سزا کا حقدار ہوا، اسے اس کے مطابق جزا دیں گے۔ (32) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (33) قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ جنوں اور انسانوں کو اکٹھا کرے گا تو کہے گا: اے گروہِ جن وانس! اگر تم آسمانوں اور زمین کے کناروں میں سے کسی کنارے سے نکلنے کی کوئی راہ پا کر بھاگنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کر گزرو اور ایسا تم قوت اور واضح دلیل کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتے اور وہ تمھارے پاس کہاں سے آئے گی؟ (34) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (35) اے جن وانس! تم پر دھویں سے خالی آگ کا شعلہ چھوڑا جائے گا اور شعلے کے بغیر دھواں، چنانچہ تم ان سے بچ نہیں پاؤ گے۔ (36) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی ان گنت نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (37) جب آسمان فرشتوں کے اترنے کی وجہ سے پھٹ جائے گا تو وہ اپنے رنگ کی چمک میں چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ (38) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی ان گنت نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

فوائد: ❀ نمکین اور میٹھے سمندر کو اس طرح ملانا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔ ❀ تمام مخلوقات کے فنا ہونے کا ثبوت اور صرف اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کا بیان، بندوں کو اس بات پر مائل کرنے کے لیے ہے کہ وہ سب کو چھوڑ کر صرف اللہ پاک سے تعلق رکھیں جو باقی رہنے والا ہے۔ ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اس کے شایانِ شان بغیر تشبیہ وتمثیل کے چہرے کی صفت ثابت ہے۔ ❀ کافر کو ملنے والے عذاب کی مختلف قسمیں ہوں گی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ
الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾

ع 2 20 12

(39) اس عظیم دن کسی جن اور انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کا علم ہوگا۔
(40) تو اے گروہ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟
(41) مجرم قیامت کے دن اپنی نشانی سے پہچانے جائیں گے اور وہ نشانی ہوگی کالے چہرے اور زرد آنکھیں، پھر ان کی پیشانیوں کو ان کے قدموں سے ملا کر انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔
(42) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟
(43) اور ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔ اب ان کی آنکھوں کے سامنے ہے، وہ اس کا انکار کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔
(44) وہ اس کے اور انتہائی سخت گرم پانی کے درمیان چکر لگائیں گے۔
(45) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟
(46) جو شخص آخرت میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے ایمان لا کر نیک عمل کیے تو اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔
(47) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟
(48) ان دونوں جنتوں کے درخت بڑی بڑی، تروتازہ اور پھل دار ٹہنیوں والے ہیں۔
(49) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟
(50) دونوں جنتوں میں پانی کے دو چشمے ہیں جو ان کے درمیان بہہ رہے ہیں۔
(51) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (52) ان دونوں جنتوں میں ہر طرح کے مزیدار پھلوں کی دو قسمیں ہوں گی۔ (53) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (54) وہ ایسے فرشوں پر تکیے لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے جو پھل اور میوے توڑے جائیں گے، وہ اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑا، بیٹھا اور ٹیک لگائے آدمی انھیں آسانی سے توڑ لے گا۔ (55) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (56) ان میں عورتیں ہیں جو اپنی نظریں اپنے شوہروں تک محدود رکھیں گی۔ ان کے شوہروں سے پہلے کسی انسان اور جن نے ان کا پردۂ بکارت زائل نہیں کیا ہوگا۔ (57) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (58) وہ خوبصورتی اور نفاست میں یاقوت اور مونگے کی طرح ہوں گی۔ (59) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (60) جو شخص اپنے رب کی اچھے طریقے سے اطاعت بجالائے، اس کی جزا اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ اس کو اچھا بدلہ عطا کرے؟ (61) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (62) اور ان دو مذکورہ جنتوں کے علاوہ دو جنتیں اور ہیں۔ (63) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (64) جو یقیناً گہری سبز ہیں۔ (65) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (66) ان دونوں جنتوں میں پانی کے دو جوش سے ابلنے والے چشمے ہیں جن کے پانی کا جوش ختم نہیں ہوتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے روبرو کھڑے ہونے کا ڈر سامنے رکھنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ پاکدامنی پر جنتی عورتوں کی تعریف اس بات کی دلیل ہے کہ اس صفت کا عورت میں پایا جانا ایک عظیم خوبی ہے۔ ❀ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ
3 ع 33 13 اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وقف لازم اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ
رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ
مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

(67) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(68) ان دونوں جنتوں میں بہت زیادہ پھل، بہت بڑی کھجوریں اور انار ہیں۔

(69) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(70) ان جنتوں میں نہایت اعلیٰ اخلاق والی، انتہائی خوبصورت چہروں والی عورتیں ہوں گی۔

(71) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(72) حوریں ہیں جن کی حفاظت کے لیے انھیں خیموں میں چھپایا گیا ہے۔

(73) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(74) ان کے خاوندوں سے پہلے کوئی انسان اور جن ان کے قریب تک نہیں گیا ہوگا۔

(75) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(76) وہ عمدہ قالین اور خوبصورت فرش اور ایسے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے جن کے کور سبز ہوں گے۔

(77) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(78) تیرے رب کا نام بہت عظمت اور خیر و برکت والا ہے جو عزت و جلال والا اور اپنے بندوں پر فضل و احسان کرنے والا ہے۔

سورۃ الواقعہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کے دن بندوں کے حالات کا بیان۔

تفسیر: (1) جب قیامت ہر حال میں قائم ہو جائے گی۔
(2) کوئی شخص اسے ہرگز نہ جھٹلا سکے گا جیسے وہ دنیا میں جھٹلاتا تھا۔
(3) جو کافر بدکاروں کو آگ میں داخل کر کے انھیں پست کر دے گی۔ اللہ سے ڈرنے والے اہلِ ایمان کو جنت میں داخل کر کے بلند کرے گی۔
(4) جب زمین بڑے زوردار طریقے سے ہلائی جائے گی۔
(5) اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔
(6) اور ریزہ ریزہ ہونے کی وجہ سے یہ غبار بن کر بکھر جائیں گے کہ ان کا وجود ہی باقی نہیں رہے گا۔
(7) اور تم اس دن تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے۔
(8) سو دائیں ہاتھ والے، جو اپنے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے، وہ کتنے اعلیٰ اور عظیم قدر و شان والے ہیں!
(9) اور بائیں ہاتھ والے، جو اپنے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوں گے۔ وہ کس قدر ذلیل ہوں گے اور ان کا ٹھکانا کس قدر برا ہوگا! (10) اور جو دنیا میں خیر اور بھلائی کے کاموں میں آگے آگے رہنے والے ہیں، وہ آخرت میں جنت میں داخل ہوتے وقت بھی آگے آگے ہوں گے۔ (11) یہی لوگ اللہ تعالیٰ سے قربت رکھتے ہیں۔ (12) نعمتوں والی جنتوں میں وہ کئی طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (13) ایک بڑا گروہ اس امت سے اور سابقہ امتوں میں سے۔ (14) اور آگے بڑھنے والے مقربین کی تعداد آخری دور میں بہت تھوڑی ہوگی۔ (15) وہ سونے کے تاروں سے بُنے تختوں پر ہوں گے۔ (16) ان تختوں پر وہ بالکل آمنے سامنے ٹیک لگائے ہوں گے، ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی پشت نہیں دیکھے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی نشانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنے سے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پیدا ہوتی ہے اور یہ حسنِ اطاعت کا سبب ہے۔ ❀ قیامت کے مناظر دیکھ کر کافروں کے جھٹلانے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ ❀ اعمال کی کمی بیشی کے مطابق اہلِ جنت کے درجوں میں بھی فرق ہوگا۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ
مِنْ مَعِينٍ ﴿١٨﴾ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا
يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا
لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ
الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَ
مَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَ
فُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾
عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ (ع 1 38 14)
مِنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۙ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ
وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا
يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا
الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ ۙ إِلَىٰ
مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾

(17) ان کی خدمت کے لیے ان کے پاس ایسے لڑکے ہروقت چکر لگاتے رہیں گے جو بوڑھے ہوں گے نہ فنا ہوں گے۔
(18) وہ ان کے پاس بغیر کنڈوں والے پیالے، کنڈوں والے جگ اور جنت کی بہتی ہوئی شراب کے جام لے کر گھومیں گے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔
(19) وہ دنیا کی شراب کی طرح نہیں ہوگی، اس لیے اسے پینے والے کے سر میں درد ہوگا نہ عقل کام کرنا چھوڑے گی۔
(20) اور یہ لڑکے ان کی پسند کے پھل لیے ان کے پاس گھومیں گے۔
(21) اور ان کے من پسند پرندوں کے گوشت (کے پکوان) لیے ان کے پاس چکر لگائیں گے۔
(22) اور ان کے لیے جنت میں بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں، یعنی حُوریں ہوں گی۔
(23) جیسے سیپ میں چھپے موتی ہوں۔
(24) یہ جزا ہے ان کے ان نیک اعمال کی جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔
(25) وہ جنت میں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے نہ ایسی بات جس سے کرنے والے کو گناہ ہو۔
(26) وہ صرف اپنے لیے فرشتوں کا سلام سنیں گے اور ایک دوسرے کے سلام کی آواز۔
(27) دائیں جانب والے، جنھیں ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں تھمائے جائیں گے، کیا خوب عظمت والے اور اللہ کے نزدیک بلند مقام و مرتبے والے ہیں!
(28) وہ ایسی بغیر کانٹوں والی بیریوں (کے باغوں) میں ہوں گے جن میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔
(29) اور تہ بہ تہ رکھے کیلوں کے ڈھیروں میں ہوں گے۔
(30) اور نہ ختم ہونے والے لمبے لمبے سایوں میں ہوں گے۔
(31) اور نہ تھمنے والے جاری پانی کے چشموں میں ہوں گے۔
(32) اور بہت زیادہ لاتعداد پھلوں میں ہوں گے۔
(33) جو ان سے کبھی ختم ہوں گے نہ ان کا کوئی خاص موسم ہوگا اور وہ جب چاہیں گے کھائیں گے، انھیں کوئی روک ٹوک کرنے والا بھی نہیں ہوگا۔
(34) وہ تختوں پر دھرے غالیچوں اور اونچی مسندوں پر ہوں گے۔ (35) بلا شبہ ہم نے مذکورہ حوروں کو عام طریقے سے ہٹ کر خاص طور پر بنایا ہے۔ (36) چنانچہ ہم نے انھیں کنواری بنایا ہے، اس سے پہلے انھیں کسی کا ہاتھ تک نہیں لگا ہوگا۔ (37) وہ اپنے خاوندوں کی محبوب اور ہم عمر ہوں گی۔ (38) ہم نے انھیں دائیں جانب والوں کے لیے خاص طور پر پیدا کیا ہے، وہ جن کے نیک بخت ہونے کی علامت کے طور پر انھیں دائیں جانب رکھا جائے گا۔ (39) ان میں ایک بہت بڑی جماعت اگلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں میں سے ہوگی۔ (40) اور ایک بڑی جماعت سیدنا محمد ﷺ کی امت میں سے ہوگی اور یہ آخری امت ہے۔ (41) بائیں جانب والے، جنھیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، کیا برا حال اور انجام ہوگا ان کا! (42) وہ شدید گرم ہواؤں اور حد درجہ گرم پانی میں ہوں گے۔ (43) اور سیاہ دھویں کے سائے میں ہوں گے۔ (44) نہ اس کی ہوا اچھی ہوگی اور نہ وہ خوش منظر ہوگا۔ (45) بلا شبہ وہ اس عذاب میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا میں ناز و نعمت میں خوش تھے، انھیں بس اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنے کی فکر ہوتی تھی۔ (46) اور انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اسے چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ (47) وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے بلکہ اس کا مذاق اڑاتے اور اسے محال سمجھتے ہوئے کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے، مٹی اور بُھر بُھری بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو اس کے بعد اٹھائے جائیں گے؟ (48) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے جو ہم سے پہلے مر گئے؟ (49) اے رسول (ﷺ)! دوبارہ اٹھائے جانے کے ان منکروں سے کہہ دیں: بلا شبہ سب اگلے پچھلے لوگ (اٹھائے جائیں گے۔) (50) انھیں عنقریب قیامت کے دن ضرور حساب کتاب اور جزا کے لیے جمع کیا جائے گا۔ (51) پھر تم اے قبروں سے اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! اور سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگو!

فوائد: ❀ نیک عمل آخرت میں نعمتوں کے حصول کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔ ❀ خوشحالی اور نعمتوں کی کثرت نافرمانیوں میں پڑنے کے اسباب میں سے ہے۔ ❀ گناہ پر اصرار کے سنگین نتائج ہیں۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾
هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ
تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ
الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
الثلثة — ع 2 / 36 / 15 وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ
اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

(52) تم ضرور قیامت کے دن تھوہر کے درخت کا پھل کھاؤ گے اور وہ نہایت برا اور خبیث ترین پھل ہے۔
(53) پھر تم اس کڑوے درخت سے اپنے خالی پیٹ بھرو گے۔
(54) پھر اس پر سخت گرم کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو۔
(55) پھر تم ان اونٹوں کی طرح اسے بہت زیادہ پینے والے ہو جو پیاس کی بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ پیتے ہیں۔
(56) اس مذکورہ کڑوے کھانے اور سخت گرم پانی سے ان کی ضیافت اور مہمان نوازی ہوگی جس سے جزا کے دن ان کا استقبال ہوگا۔
(57) اے جھٹلانے والو! ہم نے تمھیں پیدا کیا جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے تو پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے کہ ہم تمھارے مرنے کے بعد زندہ کر کے تمھیں اٹھائیں گے؟
(58) کیا اے لوگو! تم نے دیکھا کہ جو مادہ منویہ تم اپنی بیویوں کے رحموں میں ٹپکاتے ہو؟
(59) کیا تم اس مادہ منویہ کو پیدا کرتے ہو یا ہم ہیں جو اسے پیدا کرتے ہیں؟
(60) ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقدر کر دیا، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے اور ہم بے بس نہیں۔
(61) کہ تمھاری شکل وصورت اور تخلیق جس سے تم واقف ہو، اسے بدل دیں اور تمھیں ایسی شکل وصورت میں پیدا کریں جسے تم نہیں جانتے۔
(62) یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم نے پہلی بار تمھیں کیسے پیدا کیا۔ کیا تم عبرت حاصل نہیں کرتے اور یہ نہیں جانتے کہ جس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں دوبارہ اٹھانے کی بھی قدرت رکھتا ہے؟
(63) کیا تم نے وہ بیج دیکھا ہے جو تم زمین میں ڈالتے ہو؟
(64) کیا تم اس بیج کو اگاتے ہو یا ہم ہیں جو اسے اگانے والے ہیں؟
(65) اگر ہم اس کھیتی کو ریزہ ریزہ کرنا چاہیں تو اس کے پکنے اور رنگ بدلنے کے قریب ہونے پر بھی اسے ریزہ ریزہ کر دیں اور اس پر جو آفت آئے، اس پر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔
(66) تم کہتے رہو کہ بلاشبہ ہم نے جو خرچ کیا، اس کے خسارے کے ذریعے ہمیں عذاب دیا جا رہا ہے۔
(67) بلکہ ہمیں تو رزق سے محروم کر دیا گیا۔ (68) کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پیاس کے وقت پیتے ہو؟ (69) کیا تم نے اسے آسمان میں موجود بادلوں سے اتارا ہے یا ہم ہیں اسے اتارنے والے؟ (70) اگر ہم اس پانی کو کڑوا زہر کرنا چاہیں کہ وہ پینے اور کاشتکاری کے قابل نہ رہے تو یقیناً ہم اسے کڑوا زہر کر سکتے ہیں، پھر تم اللہ کا شکر کیوں نہیں کرتے اس بات پر کہ اس نے تم پر رحمت کرتے ہوئے میٹھا پانی نازل کیا۔ (71) کیا تم نے وہ آگ دیکھی ہے جو تم اپنے نفع کے لیے جلاتے ہو؟ (72) کیا اس درخت کو تم نے پیدا کیا ہے جس سے آگ جلائی جاتی ہے، یا تم پر نرمی وشفقت کرتے ہوئے ہم نے اسے پیدا کیا؟ (73) ہم نے اس آگ کو تمھارے لیے نصیحت بنایا ہے جو تمھیں آخرت کی آگ کی یاد دلاتی ہے اور ہم نے اسے تمھارے مسافروں کے لیے بھی مفید اور نفع بخش بنایا ہے۔ (74) سو اے رسول (ﷺ)! اپنے عظیم رب کو ان عیوب ونقائص سے پاک قرار دیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔
(75) اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے مقامات اور ان کے گرنے کی جگہوں کی قسم کھائی ہے۔
(76) بلاشبہ ان جگہوں کی قسم بہت بڑی ہے اگر تمھیں اس کی عظمت کا علم ہو کیونکہ اس میں لاتعداد نشانیاں اور عبرتیں ہیں۔

فوائد: ❀ پہلی دفعہ پیدا کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قبروں سے اٹھانا آسان ہے۔ ❀ پانی نازل کرنا، زمین میں نباتات اگانا اور آگ پیدا کرنا جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا تقاضا ہے کہ لوگ اللہ کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ جب چاہے انھیں چھین لینے پر قادر ہے۔ ❀ یہ عقیدہ رکھنا کفر اور زمانہ جاہلیت کی روایت ہے کہ بارش کے نزول میں ستاروں کا عمل دخل ہے۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾
وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾
وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا
تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَ
رَيْحَانٌ ۙ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾
فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ
الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع 3 22 16

سورة الحديد مدنية وهي تسع وعشرون آية وأربع ركوعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

(77) اے لوگو! بلا شبہ تم پر پڑھا جانے والا قرآن، بڑی عزت والا قرآن ہے کیونکہ اس میں بہت بڑے فائدے ہیں۔
(78) یہ اس کتاب میں ہے جو لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل رکھی گئی ہے اور وہ ہے لوحِ محفوظ۔
(79) اسے صرف گناہوں اور دیگر نقائص سے پاک فرشتے ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔
(80) جو تمام مخلوقات کے رب کی طرف سے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔
(81) پھر کیا اے مشرکو! تم اس حدیث (کلامِ الٰہی) کو جھٹلاتے ہو اور اس کی تصدیق نہیں کرتے؟
(82) اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، تم ان کی شکر گزاری اسے جھٹلا کر کرتے ہو اور بارش کی نسبت ستارے کی طرف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے؟

جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو قبروں سے اٹھائے جانے کے بعض دلائل ذکر کیے تو ان کی موت کو نہ ٹال سکنے کی بے بسی کا ذکر کر کے اشارتاً یہ تنبیہ فرمائی کہ وہ تمھیں لوٹانے کی پوری قدرت و طاقت رکھتا ہے، سو جس نے مارا وہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔
(83) پھر کیوں نہیں جب روح حلق تک پہنچ جائے۔
(84) اور تم اس وقت مرنے والے کی حالتِ نزع کو اپنے سامنے دیکھتے ہو۔
(85) ہم اپنے علم و قدرت اور فرشتوں کے ساتھ تمھاری نسبت تمھارے اس مرنے والے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم ان فرشتوں کو نہیں دیکھ پاتے۔
(86)، (87) اگر تمھارا گمان ہے کہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے قبروں سے نہیں اٹھایا جائے گا تو پھر ایسا کیوں نہیں کہ تم اپنی میت سے نکلنے والی اس روح کو لوٹا لو اگر تم سچے ہو؟ اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔
(88) پھر اگر وہ میت ان لوگوں میں سے ہے جو بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ (89) تو اس کے لیے ایسی راحت ہے جس کے بعد تھکاوٹ نہیں اور عمدہ رزق اور رحمت ہے اور اس کے لیے وہ جنت ہے جس میں اسے اس کی من چاہی نعمتیں ملیں گی۔
(90)، (91) اور اگر میت دائیں جانب والوں میں سے ہوگی تو اس کے بارے میں آپ پریشان نہ ہوں، سو اس کے لیے امن و سلامتی ہے۔ (92) اور اگر مرنے والا ان لوگوں میں سے ہوا جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا اور وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ (93) تو اس کی خاطر تواضع اور استقبال سخت گرم کھولتے ہوئے پانی سے ہوگا۔ (94) اور اسے دوزخ کی آگ میں جلنا ہوگا۔ (95) اے رسول (ﷺ)! بلا شبہ ہم نے آپ سے جو بیان کیا ہے، یہ یقینی طور پر حق ہے جس میں شبہ والی کوئی بات نہیں۔ (96) (اے رسول ﷺ!) اپنے عظیم رب کے نام کو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک قرار دیں۔

سورۃ الحدید مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: ایمان اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے نفسوں کو پروان چڑھانا۔

تفسیر: (1) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدیس بیان کرتی ہیں اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق و تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (2) اسی اکیلے کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے۔ وہ جسے زندگی دینا چاہے، اسے زندہ کرتا ہے اور جسے مارنا چاہے، اسے موت دے دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔ (3) وہی سب سے پہلے ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی، وہی سب سے پیچھے ہے، اس کے بعد کچھ نہ ہوگا، وہی ظاہر ہے، اس سے اوپر کچھ نہیں اور وہی باطن ہے، اس سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔

فوائد: ❀ موت کی مدہوشیوں کی شدت اور انھیں ٹالنے میں انسان کی بے بسی۔ ❀ اصل یہ ہے کہ انسان فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے پیشِ نظر دکھانے کا ارادہ کرے تو اور بات ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی: الأول، الآخر، الظاهر اور الباطن کا تقاضا ہے کہ ظاہری اور باطنی اعمال میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی جائے اور اس کی ذات کا لحاظ رکھا جائے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝٥ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٦ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا
لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨
هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٩ وَ
مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ
وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ ع 1 10 17

(4) اور وہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمان وزمین پیدا کیے۔ تخلیق کا آغاز اتوار کے دن ہوا اور اختتام جمعے کے دن ہوا، حالانکہ وہ انھیں پلک جھپکنے سے بھی تھوڑے وقت میں پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے، پھر وہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی شان کے لائق عرش پر مستوی اور بلند ہوا۔ وہ زمین میں جانے والی بارش اور بیجوں وغیرہ کو جانتا ہے اور زمین سے جو نباتات اور معدنیات وغیرہ نکلتی ہیں، انھیں بھی جانتا ہے اور آسمان سے جو بارش اور وحی وغیرہ اترتی ہے، اسے بھی جانتا ہے اور اس میں جو فرشتے اور بندوں کے اعمال اور ان کی روحیں چڑھتی ہیں، ان کا بھی اسے علم ہے۔ اے لوگو! تم جہاں بھی ہو، وہ اپنے علم کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہے۔ تمھاری کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اسے دیکھتا ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان کی جزا دے گا۔

(5) اسی کے لیے آسمانوں کی بادشاہی ہے، وہی زمین کا مالک ہے اور اسی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن مخلوقات کا محاسبہ کرے گا اور ان کے اعمال کا انھیں بدلہ دے گا۔

(6) وہ رات کو دن پر داخل کرتا ہے تو تاریکی چھا جاتی ہے اور لوگ سو جاتے ہیں، دن کو رات پر داخل کرتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے اور لوگ اپنے کاموں پہ روانہ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے بندوں کے سینوں کی باتیں خوب جاننے والا ہے، اس سے ان میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(7) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے تمھیں وارث بنایا، جس کو تم اس کے مقرر کردہ جائز طریقے سے خرچ کرتے ہو، چنانچہ تم میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے، ان کے لیے اس کے ہاں عظیم ثواب ہے اور وہ ہے جنت۔

(8) تمھیں اللہ پر ایمان لانے سے کیا چیز روکتی ہے؟ جبکہ رسول ﷺ اس امید پر تمھیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے پاک رب پر ایمان لاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سے اس وقت پختہ عہد لیا جب اس نے تمھیں تمھارے آباء واجداد کی پشتوں سے نکالا کہ تم اس پر ایمان لاؤ گے اگر تم مومن ہو۔

(9) وہی ہے جو اپنے بندے محمد (ﷺ) پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تمھیں کفر اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان اور علم کی روشنی کی طرف لائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت اور رحم کرنے والا ہے جب اس نے اپنے نبی (ﷺ) کو راہنمائی کرنے اور خوشخبری دینے کے لیے تمھاری طرف بھیجا۔

(10) اور کون سی چیز تمھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتی ہے؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث کا مالک تو اللہ ہی ہے۔ اے ایمان والو! تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور اسلام کی مدد کے لیے کافروں سے جہاد کیا، وہ ان لوگوں کے برابر نہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور کافروں سے جہاد کیا۔ جو لوگ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے، وہ اللہ کے ہاں ان لوگوں سے بلند مرتبہ اور عظمت والے ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کیے اور کافروں سے جنگ کی۔ ہاں، اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ مال اصل میں اللہ ہی کا ہے، انسان کو تو بس اس کا وارث بنایا گیا ہے۔

❀ ایمان میں آگے بڑھ جانے اور نیک اعمال کے مطابق اہلِ ایمان کے درجات میں فرق ہوگا۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ
نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ
بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ
تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(11) کون ہے جو دل کی خوشی سے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا مال خرچ کرنے کے ثواب کے طور پر دگنا بدلہ دے گا اور اس کے لیے قیامت کے دن نہایت پسندیدہ ثواب ہے اور وہ ہے جنت؟

(12) جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب ہوگا اور اس دن ان سے کہا جائے گا: آج تمھیں ایسی جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں جن میں تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔ یہ جزا ملنا ہی بڑی عظیم کامیابی ہے جس کے برابر کوئی کامیابی نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس دن مومنوں کی حالت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی منافقوں کی حالت کا ذکر بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(13) جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمھارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں جو پل صراط عبور کرنے میں ہماری معاون ہو۔ منافقوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: تم پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو جس سے تم روشنی حاصل کر سکو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ اس دیوار کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کی اندرونی جانب جہاں ایمان والے ہوں گے، رحمت ہوگی اور بیرونی جانب جہاں منافق ہوں گے، عذاب ہوگا۔

(14) منافق ایمان والوں کو یہ کہتے ہوئے آواز دیں گے: کیا ہم اسلام اور اطاعت میں تمھارے ساتھ نہ تھے؟ مسلمان ان سے کہیں گے: کیوں نہیں، تم ہمارے ساتھ تھے مگر تم نے خود کو منافقت کے فتنے میں ڈالا اور اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا۔ تم ایمان والوں کے مغلوب ہونے کا انتظار کرتے رہے تاکہ تم اپنے کفر کا اعلان کرو۔ تم اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت میں بھی شک کرتے رہے اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں بھی شکوک و شبہات کا شکار رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمھیں دھوکے میں ڈالا یہاں تک کہ تم پر موت آ گئی جبکہ تم اسی حال میں تھے اور اللہ کے معاملے میں شیطان نے تمھیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔

(15) لہٰذا اے منافقو! آج اللہ کے عذاب سے نجات پانے کے لیے تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ علانیہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے کوئی فدیہ قبول ہوگا۔ تمھارا اور کافروں کا ٹھکانا آگ ہے، وہی تمھارے زیادہ لائق ہے اور تم اسی کے حقدار ہو اور وہ لوٹنے کی نہایت بری جگہ ہے۔

(16) کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ پاک کے ذکر اور قرآن میں نازل ہونے والے وعدے وعید کے لیے نرم اور مطمئن ہوں اور وہ دل کی سختی میں ان یہودیوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں ان سے پہلے تورات دی گئی، اور نہ ان عیسائیوں کی طرح ہو جائیں جنھیں انجیل دی گئی، پھر جب ان کے اور ان کی طرف بھیجے جانے والے نبیوں کے درمیان زیادہ وقت گزر گیا تو اس وجہ سے ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت زیادہ اللہ کی اطاعت سے نکل کر اس کی نافرمانی کرنے والے ہیں؟

(17) جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین کے بنجر ہونے کے بعد اس میں نباتات اگا کر اسے آباد کرتا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھارے لیے اللہ کی قدرت اور اس کی توحید کے دلائل اور نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم انھیں سمجھو اور جان لو کہ وہ ذات جس نے زمین کو بنجر اور بے آباد ہو جانے کے بعد زندہ کیا، وہ تمھارے مرنے کے بعد تمھیں قبروں سے دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے اور وہ اس بات کی بھی قدرت رکھتا ہے کہ تمھارے دلوں کی سختی کے بعد انھیں نرم کر دے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مال میں برکت کا بہت بڑا سبب ہے اور اس سے مال بڑھتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو نور عطا کر کے ان پر احسان کرنا کہ وہ ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑے گا۔ ❀ نافرمانیاں اور منافقت قیامت کے دن اندھیرے اور ہلاکت کا بہت بڑا سبب ہوگی۔ ❀ مومنوں پر کسی مصیبت کے آنے کا انتظار کرتے رہنا، قبروں سے اٹھائے جانے پر شک کرنا، خواہشات سے دھوکا کھانا اور شیطان کے مکر و فریب میں آنا منافقوں کی صفات ہیں۔ ❀ ایسی غفلت کے سنگین نتائج ہیں جو دل کی سختی کا باعث بنے۔

إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ
لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي
الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾
سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ
ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا
آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾

ع 2 18

(18) بلاشبہ اپنے کچھ مال خرچ کرنے والے مرد اور اپنے کچھ مال خرچ کرنے والی عورتیں جو احسان جتائے اور تکلیف دیے بغیر دل کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں، ان کے اعمال کا ثواب انھیں بڑھا کر دیا جائے گا۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھائی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے اللہ کے ہاں انتہائی باعزت جزا ہوگی اور وہ ہے جنت۔

(19) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور (ایمان لانے میں) ان کے درمیان فرق نہ کیا تو یہی لوگ سچے ہیں اور شہداء کے لیے ان کے رب کے ہاں نہایت عزت والا بدلہ ہے جو انھی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ انھیں ایسا نور ملے گا جو قیامت کے دن ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول ﷺ پر نازل کی گئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی دوزخ والے لوگ ہیں جس میں وہ قیامت کے دن داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے۔

(20) جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل ہے جس میں بدن مصروف رہتے ہیں، اور تماشا ہے جس کے ساتھ دل بہلے رہتے ہیں، اور زینت ہے جس سے تم خوبصورتی حاصل کرتے ہو اور تم اس کی ملکیت اور مال ومتاع کے بل بوتے پر آپس میں فخر کرتے ہو اور کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد پر اتراتے ہو۔ اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جس سے اگنے والی نباتات کسانوں کو بھلی لگتی ہیں، پھر یہ زیادہ دیر ہری بھری نہیں رہتیں بلکہ جلد خشک ہو جاتی ہیں، تو اے دیکھنے والے! تم ان کے سبز ہونے کے بعد ان کو زرد ہوتا دیکھتے ہو، پھر اللہ تعالیٰ انھیں چورا چورا کر دیتا ہے۔ آخرت میں کافروں اور منافقوں کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کے لیے گناہوں کی بخشش اور بہت رضامندی ہے۔ دنیا کی زندگی ختم ہونے والا سامان ہے جسے باقی نہیں رہنا، لہٰذا جس نے اس کے ختم ہونے والے ساز و سامان کو آخرت کی نعمتوں سے بہتر جانا تو وہ خسارے اور نقصان میں ہے۔

(21) اے لوگو! ان نیک اعمال کی طرف دوڑو جن کے ساتھ تم اپنے گناہوں کی بخشش کروا سکتے ہو، جیسے توبہ اور قربت الٰہی کے دوسرے کام۔ تاکہ تم ان کے ذریعے سے جنت حاصل کر سکو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ یہ جنت اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کی ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کو مانا۔ یہ جزا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا، دے گا۔ اللہ پاک اپنے مومن بندوں پر عظیم فضل واحسان کرنے والا ہے۔

(22) لوگوں کو زمین میں خشک سالی وغیرہ کی صورت میں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے اور ان پر جو جسمانی آزمائش اور مصیبت آتی ہے، وہ مخلوقات کو ہمارے پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں درج اور طے شدہ ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ (23) یہ اس لیے ہے تاکہ اے لوگو! تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تم کھو بیٹھے ہو اور تم ان نعمتوں پر نہ اتراؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر اس متکبر کو پسند نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے کی بنیاد پر لوگوں پر فخر وغرور کرتا ہے۔ (24) جو لوگ اس میں کنجوسی کرتے ہیں جس کا خرچ کرنا ان پر واجب ہے اور دوسروں کو بھی کنجوسی کا حکم دیتے ہیں، وہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ جس شخص نے اللہ کی اطاعت سے منہ موڑا، وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا، وہ صرف اپنا نقصان کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے۔

فوائد: ❀ دنیا اور اس کی لذتوں اور خواہشوں کی پروا نہ کرنا اور آخرت اور اس کی دائمی نعمتوں کا شوق رکھنا صراط مستقیم پر چلنے میں مددگار رہتا ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان رکھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان کو اس چیز کا روگ نہیں لگتا جو وہ دنیا کے ساز و سامان میں سے کھو بیٹھے۔ ❀ بخل اور کنجوسی کرنا اور اس کا حکم دینا دونوں بری صفات ہیں جن سے مومن دور رہتا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ
بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَ
رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۠﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ ع 3 6 19
اِبْرٰهِیْمَ وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ
وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّیْنَا
بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ
فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ
كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ
یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۠﴿۲۹﴾ ع 4 4 20

(25) یقیناً ہم نے واضح معجزات اور روشن دلائل دے کر اپنے رسول بھیجے اور ان کے ساتھ کتابیں اتاریں اور ترازو نازل کیا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان ہے، چنانچہ اسی سے اسلحہ بنایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اپنی صنعت وحرفت میں بھی لوگ اس سے نفع اٹھاتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے، یعنی بندوں کے لیے ظاہر کردے کہ اس کے بندوں میں سے کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست، سب پر غالب ہے جس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور نہ وہ کسی چیز سے عاجز ہے۔

(26) یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو رسول بنا کر بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور نازل ہونے والی کتابوں کا سلسلہ جاری کیا، چنانچہ ان کی اولاد میں سیدھی راہ کی ہدایت اور توفیق پانے والے ہیں اور بہت سارے ان میں سے اللہ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے بھی ہیں۔

(27) پھر ان کے بعد ہم نے اپنے رسول بھیجے، انھیں ان کی امتوں کی طرف پے در پے مبعوث کیا اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیجا اور انھیں انجیل عطا فرمائی اور جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی، ہم نے ان کے دلوں میں نرمی اور رحمت ڈال دی، چنانچہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت و رحمت والا معاملہ کرنے والے ہیں۔ انھوں نے اپنے دین میں غلو، یعنی حد سے تجاوز کرنا ایجاد کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے نکاح اور بعض لذیذ نعمتیں جو ان کے لیے حلال کی تھیں، انھوں نے وہ خود پر حرام قرار دے لیں، حالانکہ ہم نے ان سے اس کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ انھوں نے وہ چیزیں دین میں من گھڑت بدعت کے ذریعے سے خود پر لازم کرلیں۔ ہم نے تو ان سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی پیروی کا مطالبہ کیا تھا جو انھوں نے پورا نہ کیا، پھر ہم نے ان میں سے ایمان لانے والوں کو ان کا اجر دیا جبکہ ان میں سے زیادہ تر لوگ اسے جھٹلا کر اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں جو ان کے پاس اس کے رسول محمد ﷺ لائے تھے۔

(28) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اپنے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ تمھیں دوہرا اجر وثواب عطا کرے گا: ایک تمھارے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا اور دوسرا پہلے نبیوں پر ایمان لانے کا۔ وہ تمھیں ایسا نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم اپنی دنیا کی زندگی میں ہدایت پاؤ گے اور قیامت کے دن پل صراط پر روشنی حاصل کرو گے اور وہ تمھارے گناہ بخش دے گا، اس طرح کہ ان پر پردہ ڈال دے گا اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرے گا۔ اللہ پاک اپنے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(29) اے ایمان والو! یقیناً ہم نے اپنا وہ فضل بھی کھول کر بیان کردیا ہے جو ہم نے تمھارے لیے کئی گنا ثواب کی صورت میں تیار کیا ہے تاکہ اہلِ کتاب یہود ونصاریٰ یہ جان لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے کہ وہ جسے چاہیں دے دیں اور جس سے چاہیں روک لیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ فضل اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے اور وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے خاص کرتا ہے۔

فوائد: ❀ حق کے لیے قوت کا ہونا ضروری ہے جو اس کا دفاع کرے اور اس کی نشر واشاعت کرے۔

❀ آسمانی شریعتوں میں عدل وانصاف کو بڑا مقام ومرتبہ حاصل ہے۔

❀ ایمان دار اور نیک لوگوں سے نسبی تعلق انسان کے کسی کام نہیں آئے گا جب تک وہ خود مومن نہ ہو۔

❀ دین میں کسی قسم کی بدعت ایجاد کرنا حرام ہے۔